رسالہ

برکات الامداد لاھل الاستمداد

۱۳۱۱

(مدد طلب کرنے والوں کیلئے امداد کی برکتیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.alahazratnetwork.org

مسئلہ ۱۶۵ از سہسوان محلہ شہباز پورہ مرسلہ احمد نبی خاں ۴ ار شعبان المعظم ۱۳۱۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیۂ وایاك نستعین کے معنی وہابی یوں بیان کرتا ہے کہ استعانت غیرحق سے شرک ہے ؎

دیکھ حصر نستعین اے پاک دیں | استعانت غیر سے لائق نہیں
ذاتِ حق بیشک ہے نعم المستعان | حیف ہے جو غیرحق کا ہو خیان

اور علمائے صوفیہ کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالٰی کا بھی یہی ایمان تھا کہ ؎

ندارم غیر از تُو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ت)

اور حضرت مولانا نظامی گنجوی رحمہ اللہ تعالٰی بھی دُعا میں عرض کرتے تھے ؎

بزرگا بزرگی دہا بیکسم   توئی یاوری بخش ویاری رسم

(اے بزرگ! بزرگی عطا فرما کہ میں بیکس ہوں، تو ہی حمایت کرنیوالا اور میری مدد کو پہنچنے والا ہے)

اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالٰی کا قصہ دلچسپ و عبرت، دلہا بیان کرتا ہے جو تحفۃ العاشقین میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ نماز پڑھ رہے تھے جب نستعین پر پہنچے بیہوش ہوکر گر پڑے، جب ہوش ہوا فرمایا: جب رب العالمین ایاک نستعین فرمائے اور میں غیر حق سے مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا۔ دُوسری آیت شریف جناب ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قصہ کی کہ انی وجھت وجھی للذی سے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیات شریفہ اور حدیث پاک اور قول علماء، وصوفیہ بتاتا ہے لہذا مستدعی خدمت عالی ہوں کہ تردید اس کی مرحمت ہو کہ اس وہابی سے بیان کروں، جواب قرآن کا قرآن سے، حدیث کا حدیث سے، اقوال کا اقوال سے ارشاد فرمایئے گا اور ممنون لفظی ہوں۔ بینوا توجروا۔

راقم نیاز احمد نبی خاں، سہسوان

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وبہ نستعین والصلوٰۃ والسلام علٰی اعظم غوث اکرم ومعین محمد و الہ واصحابہ اجمعین۔

سب خوبیاں اللہ تعالٰی کے لئے، اور اسی سے ہم مدد چاہتے ہیں، اور صلوٰۃ وسلام سب سے بڑے بزرگی والے غوث و مددگار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ (ت)

الحمد للہ آیات کریمہ تو مسلمان کی ہیں اور حضرت مولٰنا سعدی و مولٰنا نظامی قدس سرہ السامی کے جو اشعار نقل کئے وہ بھی حق ہیں، مگر وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہ ہوگا آیۂ کریمہ انی وجھت وجھی کو تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں، اس میں توجہ بقصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اُسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کئے زمین وآسمان، نہ یہ کہ مطلق توجہ کا جس میں انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہوسکے۔ جلالین شریف میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر فرمائی:

قالوا لہ ما تعبد قال انی وجھت وجھی قصدت بعبادتی[1] الخ

یعنی کافروں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کہا تم کسے پُوجتے ہو، فرمایا میں اپنی عبادت سے اس کا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان وزمین۔

[1] تفسیر جلالین تحت آیۃ ۶/ ۷۹ اصح المطابع دہلی ص ۱۱۹

آیت میں اگر مطلق توجہ مراد ہو توکسی کی طرف منہ کرکے باتیں کرنا بھی شرک ہو، نماز میں قبلہ کی طرف توجہ بھی شرک ہو کہ قبلہ بھی غیر خدا ہے خدا نہیں۔ اور رب العزت جل وعلا کا ارشاد ہے:

حیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ[1] جہاں کہیں ہو اپنا منہ قبلہ کی طرف کرو۔

معاذ اللہ شرک کا حکم دینا ٹھہرے، مگر وہابیہ کی عقل کم ہے۔ آیہ کریمہ وایاك نستعین مناجات سعدی ونظامی میں استعانت وفریاد رسی ویاوری ویاری حقیقی کا حضرت عزوجل وعلا میں حصر ہے نہ کہ مطلق کا، اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ وجود ہستی کی خاص بجناب احدیت عزوجل ہے استعانت حقیقیہ یہ کہ اسے قادر بالذات ومالک مستقل وغنی بے نیاز جانے کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے۔ اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ وصول وفیض وذریعہ ووسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعًا حق ہے۔ خود رب العزت تبارک وتعالٰی نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا:

وابتغوا الیہ الوسیلۃ[2] اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

باین معنی استعانت بالغیر ہرگز اس سے حصر ایاك نستعین کے منافی نہیں، جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کئے موجود ہونا خالص بجناب الٰہی تعالٰی وتقدس ہے، پھر اس کے سبب دوسرے کو موجود کہنا شرک نہ ہوگیا جب تک وہی وجود حقیقی نہ مراد لے۔ حقائق الاشیاء ثابتۃ پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے، یونہی علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور تعلیم حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بہ دیگرے القائے علم کرے، اللہ جل جلالہ سے خاص ہیں۔ پھر دوسرے کو عالم کہنا یا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہوسکتا جب تک وہی معنی اصلی مقصود نہ ہوں۔ خود رب العزت تبارک وتعالٰی نے قرآن عظیم میں اپنے بندوں کو علیم وعلماء فرماتا ہے اور حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت ارشاد کرتا ہے:

یعلمھم الکتٰب والحکمۃ[3] یہ نبی انھیں کتاب وحکمت کا علم عطا کرتا ہے۔

یہی حال استعانت وفریاد رسی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بخدا اور بمعنی وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کے لئے ثابت اور قطعًا روا، بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کے لئے خاص ہیں، اللہ عزوجل وسیلہ وتوسل وتوسط بننے سے

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۱۴۴
[2] القرآن الکریم ۵/ ۳۵
[3] " ۳/ ۱۶۴

پاک ہے، اس سے اُوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا، ولہذا حدیث میں ہے جب اعرابی نے حضور پُر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم حضور کو اللہ تعالٰی کی طرف شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سخت گراں گزرا دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے، پھر فرمایا:

ویحك انہ لایستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذٰلك۔ رواہ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ارے نادان! اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں کہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے (اسے ابوداؤد نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

اہل اسلام انبیاء و اولیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اس کا رسول غضب فرمائیں اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس استعانت کے معنی اعتقاد کرکے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہئے، نہ اللہ کا ادب نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس، خواہی نخواہی اہل استعانت کو ایاك نستعین میں داخل کرکے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے۔ اسے اللہ تعالٰی سے خاص کئے دیتے ہیں، ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا ؎

وُہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے   جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے کہا ؎

توسل کر نہیں سکتے خدا سے   اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کرکے اُسے کسی کے یہاں وسیلہ و ذریعہ بنائیے، اس وسیلہ بننے کو ہم اولیائے کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ دربارِ الٰہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ و واسطہ قضائے حاجات ہوجائیں۔ اس بے وقوفی کے سوال کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیۂ کریمہ میں دیا ہے:

عـــہ۱: جل وعلا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم   عـــہ۲: جل جلالہ   عـــہ۳: صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

۱؎ سنن ابی داؤد   کتاب السنۃ   باب فی الجہمیۃ   آفتاب عالم پریس لاہور   ۲/ ۲۹۳

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآءُوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابًا رحیمًا[1]

اور جب وُہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے ان کے لئے رسول، تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ تعالٰی اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا، پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیۂ کریمہ ایاک نستعین میں مطلق استعانت کا ذاتِ الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی، کیا یہی غیر خدا ہیں، اور سب اشخاص و اشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں یا آیت میں خاص انھیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک اوروں سے روا ہے، نہیں نہیں، جب مطلقًا ذاتِ احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔ اب کیا جواب ہے آیۂ کریمہ کا کہ رب جل وعلا فرماتا ہے:

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ[2] — استعانت کرو صبر و نماز سے۔

کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے، کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے۔

دوسری آیت میں فرماتا ہے:

وتعاونوا علی البرّ والتقوٰی[3] — آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر۔

کیوں صاحب! اگر غیر خدا سے مدد لینی مطلقًا محال ہے تو اس حکمِ الٰہی کا حاصل کیا، اور اگر ممکن ہو تو جس سے مدد مل سکتی ہے اُس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا۔

احادیث مبارکہ: حدیثوں کی تو گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے کہ صبح کی عبادت سے استعانت کرو، شام کی عبادت سے استعانت کرو۔

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۶۴
[2] القرآن الکریم ۲/ ۱۵۳
[3] " " ۵/ ۲

کچھ رات رہے کی عبادت سے استعانت کرو ــــ علم کے لکھنے سے استعانت کرو ــــ سحری کے کھانے سے استعانت کرو ــــ دوپہر کے سونے سے استعانت وصدقہ سے استعانت کرو ــــ عورتوں کی خانہ نشینی میں انھیں ننگا رکھنے سے استعانت کرو ــــ حاجت روائیوں میں حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو ــــ کیا یہ سب چیزیں وہابیہ کی خدا ہیں کہ ان سے استعانت کا حکم آیا۔ یہ حدیثیں خیال میں نہ ہوں تو مجھ سے سُنئے ؛

(۱) البخاری والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْئٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ۔[1]

امام بخاری اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ؛ صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت سے استعانت کرو۔ (ت)

(۲) الترمذی عن ابی ھریرۃ۔[2]

ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کیا (ت)

(۳) والحکیم الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعن بیمینک علی حفظک۔[3]

حکیم ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا : اپنے حافظہ کی امداد کرو اپنے ہاتھ سے۔ (ت)

(۴) ابن ماجۃ والحاکم والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعینوا بطعام السحر علٰی صیام النھار وبالقیلولۃ علٰی قیام اللیل۔[4]

ابن ماجہ اور حاکم اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا : دن کے روزے رکھنے پر سحری کے کھانے سے استعانت کرو اور رات کے قیام کیلئے قیلولہ سے استعانت کرو۔ (ت)

---

[1] صحیح البخاری کتاب الایمان باب الدین یسر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰
[2] جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الرخصۃ فیہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۹۱
[3] کنز العمال حدیث ۲۹۳۰۵ ۱۰/ ۲۴۵ و مجمع الزوائد کتاب العلم باب کتابۃ العلم ۱/ ۱۵۲
[4] سنن ابن ماجۃ ابواب الصیام باب ماجاء فی السحور ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۲۳
المستدرک للحاکم کتاب الصوم الاستعانۃ بطعام السحر دار الفکر بیروت ۱/ ۴۱۵

www.alahazratnetwork.org

(۵) الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعینوا علی الرزق بالصدقۃ۔[1]

دیلمی نے مسند فردوس میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے روایت کیا کہ رزق پر صدقہ سے استعانت کرو۔ (ت)

(۶) ابن عدی فی الکامل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استعینوا علی النساء بالعری فان احدٰھن اذا کثرت ثیابہا و احسنت زینتہا اعجبہا الخروج۔[2]

ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے حضور اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا کہ عورتوں کے خلاف استعانت حاصل کرو تنگی لباس سے، کیونکہ جب ان کے جوڑے زیادہ ہوں گے اور ان کی زینت اچھی بنے گی وہ باہر نکلنا پسند کریں گی۔ (ت)

(۷) الطبرانی فی الکبیر والعقیلی و ابن عدی و ابونعیم فی الحلیۃ و البیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل۔[3]

طبرانی نے کبیر میں اور عقیلی اور ابن عدی اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب میں معاذ بن جبل سے روایت کیا (ت)

www.alahazratnetwork.org

(۸) والخطیب عن ابن عباس۔[4]

خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا (ت)

(۹) والخلعی فی فوائدہ عن امیر المؤمنین علی المرتضٰی۔[5]

خلعی نے اپنی فوائد میں امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا (ت)

(۱۰) والخرائطی فی اعتلال القلوب عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہم عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

خرائطی نے اعتلال القلوب میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حاجت روائیوں میں

---

[1] کنز العمال بحوالہ فر عن عبد اللہ بن عمرو حدیث ۱۵۹۲۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۳
[2] کنز العمال بحوالہ عد عن انس حدیث ۴۴۹۵۲ " " " ۱۶/ ۳۶۲
[3] حلیۃ الاولیاء ترجمہ خالد بن معدان ۳۱۸ دار الکتب العلمیہ " ۵/ ۲۱۵
[4] تاریخ بغداد ترجمہ حسین بن عبید اللہ ۴۱۲۴ " " " " ۸/ ۵۷
[5] الجامع الصغیر حدیث ۹۸۵ " " " " ۱/ ۶۶

استعینوا علی انجاح الحوائج بالکتمان[1] حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو۔ (ت)

یہ دو[1] حدیثیں تو افعال سے استعانت میں ہوئیں، بلکہ[2] حدیثیں اشخاص سے استعانت میں لیجئے کہ تین[3] احادیث کا عدد کامل ہو۔

حدیث ۱۱: احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ بسند صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا لانستعین بمشرك[2] ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے۔

اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں فرمائی جاتی۔ ولہذا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا، ارشاد فرماتے ہیں:

اَسْلِمْ اَسْتَعِنْ بِكَ عَلٰی اَمَانَةِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمان ہوجا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔

وہ نہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔

www.alahazratnetwork.org

حدیث ۱۲: امام بخاری تاریخ میں خبیب بن یساف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے:

انا لانستعین بالمشرکین علی المشرکین[3]۔ ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔

ورواہ الامام احمد ایضًا۔ (امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۱۳: صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی

---

[1] کنز العمال بحوالہ عق، عد، طب، حل، ھب عن معاذ بن جبل، الخرائطی فی عتلال القلوب عن عمر، خط و ابن عساکر خل فی فوائدہ عن علی، حدیث ۱۶۸۰۰ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۶/ ۵۱۷

[2] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی المشرک یسہم لہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۹
مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/ ۶۸
سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب الاستعانۃ بالمشرکین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۸

[3] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الجہاد باب فی الاستعانۃ بالمشرکین ادارۃ القرآن ۱۲/ ۳۹۴
مسند احمد بن حنبل حدیث جد خبیب رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۴۵۴

علیہ وسلم سے استعانت کی، حضورِ والا نے مدد عطا فرمائی۔

عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اتاہ رعل و ذکوان وعصیۃ وبنولحیان فزعموا انھم قد اسلموا واستمدوہ علٰی قومھم فامدھم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[1] الحدیث۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس رِعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبائل کے لوگ آئے اور انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ اسلام قبول کرچکے ہیں اور اپنی قوم کے لئے آپ سے مدد طلب کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مدد کی، الحدیث۔ (ت)

حدیث ۱۴: صحیح مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو۔ فرمایا بھلا اور کچھ۔ عرض کی بس میری مراد تو یہی ہے۔ فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرتِ سجود سے۔

قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل، ولفظ الطبرانی فقال یوما یا ربیعۃ سلنی فاعطیک رجعنا الٰی لفظ مسلم فقال فقلت اسألک مرافقتک فی الجنۃ، قال اوغیر ذٰلک، قلت ھو ذاک، قال فاعنی علٰی نفسک بکثرۃ السجود[2]۔

الحمدللہ یہ جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے "اَعِنِّیْ" فرمایا کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضورِ والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مطلق طور پر "سَلْ" فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے، جانِ وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید و تخصیص فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب الجہاد باب العون بالمدد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۳۱

[2] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود والحث علیہ " " ۱/ ۱۹۳
المعجم الکبیر عن ربیعہ بن کعب حدیث ۴۵۷۶ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۵/ ۵۸

www.alahazratnetwork.org

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں :

از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ وتخصیص نکرد بمطلوبی خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت کرامت اوست صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ہرچہ خواہد وہرکرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد ؎

فان من جودك الدنیا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم[1]

مطلق سوال کے متعلق فرمایا "سوال کر" جس میں کسی مطلوب کی تخصیص نہ فرمائی، تو معلوم ہوا کہ تمام اختیارات آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دستِ کرامت میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ تعالٰی کے اذن سے عطا کریں، آپ کی عطاء کا ایک حصہ دنیا و آخرت ہے اور آپ کے علوم کا ایک حصہ لوح وقلم کا علم۔ (ت)

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں :

یوخذ من اطلاقہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق[2]

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالٰی کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

پھر لکھا :

وذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ تعالٰی اقطعہ ارض الجنۃ یعطی منہا ما شاء لمن یشاء[3]

یعنی امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں (ت)

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی "جوہر منظم" میں فرماتے ہیں :

---

[1] اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب السجود وفضلہ فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۹۶
[2] و [3] مرقات المفاتیح " " مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۶۱۵

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ یعطی منہا من یشاء ویمنع من یشاء[1]

۳۱۱ بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم و ارادہ واختیار کر دئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (ت)

اس مضمون کی تصریحیں کلماتِ ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء میں حدِ تواتر پر ہیں جو اُن کے انوار سے دیدۂ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی (۱۲۹۷ھ) مطالعہ کرے۔

اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جانِ وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسألك مرافقتك فی الجنۃ یارسول اللہ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقتِ والا سے مشرف ہوں۔ وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے مگر اس کی شکایت کیا ابھی فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ اکمال الطامۃ علی شرك سوی بالامور العامۃ تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالیٰ اس میں تین سو ساٹھ آیتوں حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیاء کرام وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں، ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلیّ العظیم ؎

اشراک بمذہبے کہ تا حق برسد

مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

(ایک مذہب میں شرک اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے وہ سب کو معلوم ہے اور مذہب والے بھی سبکو معلوم ہیں)

حدیث ۱۵ تا ۲۸ چودہ حدیثوں میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ[2] خیر طلب کرو نیک رُویوں کے پاس۔

---

[1] الجوہر المنظم الفصل السادس المطبعۃ الخیریۃ مصر ص ۴۲

[2] التاریخ الکبیر حدیث ۲۶۸ دار الباز مکۃ المکرمۃ ۱/ ۱۵۷

موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۵۱ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۲/ ۴۹

کشف الخفاء حدیث ۳۹۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۲۲

www.alahazratnetwork.org

وفی لفظ (دوسرے الفاظ میں):

اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ[1]۔ | نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

وفی لفظ (بالفاظِ دیگر):

اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوہ عند حسان الوجوہ[2]۔ | جب نیکی چاہو تو خوبرُویوں کے پاس طلب کرو۔

وفی لفظ (دوسرے لفظوں میں):

اذا طلبتم الحاجات فاطلبوھا عند حسان الوجوہ[3]۔ | جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو۔

وفی لفظ بزیادۃ (اضافہ کے ساتھ دیگر الفاظ میں):

فان قضیٰ حاجتک قضاھا بوجہ طلق و ان ردک ردک بوجہ طلق۔ اخرجہ الامام البخاری فی التاریخ[4] و ابوبکر بن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج[5] و ابویعلی فی مسندہ[6] والطبرانی فی الکبیر والعقیلی[7] وابن عدی[8]

خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کرے گا تو بکشادہ رُوئی اور تجھے پھیرے گا تو بکشادہ پیشانی۔ (اسے امام بخاری نے تاریخ میں، ابوبکر بن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں، ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں، طبرانی نے کبیر میں، عقیلی نے، عدی نے

---

[1] المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۱۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۸۱
[2] الکامل لابن عدی ترجمہ یعلی بن ابی الاشدق الخ دار الفکر بیروت ۷/ ۲۷۴۲
کنز العمال حدیث ۱۶۷۹۴ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۶/ ۵۱۶
[3] اتحاف السادۃ کتاب الصبر والشکر بیان حقیقۃ النعمۃ الخ دار الفکر بیروت ۹/ ۹۱
[4] التاریخ الکبیر حدیث ۴۶۸ دار الباز مکۃ المکرمۃ ۱/ ۱۵۷
[5] موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۴۵ موسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۲/ ۵۱
[6] مسند ابی یعلی عن عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث ۴۰۴۳ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۴/ ۳۸۶
[7] الضعفاء الکبیر حدیث ۵۹۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۲۱
[8] الکامل لابن عدی ترجمہ حکم بن عبداللہ بن سعد دار الفکر بیروت ۲/ ۶۲۲

والبیہقی فی شعب الایمان[1] وابن عساکر[2]۔

بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے روایت کیا۔ (ت)

(۱۵) عن ام المؤمنین الصدیقۃ، وعبد بن حمید فی مسندہ، وابن حبان فی الضعفاء، وابن عدی فی الکامل[3]، والسلفی فی الطیوریات۔

(۱۵) حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کو عبد بن حمید نے اپنی مسند اور ابن حبان نے ضعفاء اور ابن عدی نے کامل اور سلفی نے طیوریات میں ذکر کیا (ت)

(۱۶) عن عبد اللہ بن عمر الفاروق، وابن عساکر[4] وکذا الخطیب[5] فی تاریخہما۔

(۱۶) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت کو اور ابن عساکر اور ایسے ہی خطیب نے اپنی اپنی تاریخ میں ذکر کیا۔ (ت)

(۱۷) عن انس بن مالک بلفظ التمسوا، والطبرانی فی الاوسط[6] والعقیلی[7] والخرائطی فی اعتلال القلوب وتمام فی فوائدہ وابو سہل عبد الصمد بن عبد الرحمٰن البزار فی جزئہ وصاحب المہروانیات۔

(۱۷) حضرت انس بن مالک کی روایت میں التمسوا کا لفظ ہے اور اس کو طبرانی نے اوسط اور عقیلی اور خرائطی نے اعتدال القلوب اور تمام نے اپنی فوائد میں اور ابوسہیل عبد الصمد بن عبد الرحمٰن بزار نے اپنی جزء میں اور مہروانیات والے نے روایت کیا ہے (ت)

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ، والدارقطنی فی الافراد[8] بلفظ ابتغوا والعقیلی و

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کو دارقطنی "ابتغوا" کے لفظ کے ساتھ اور عقیلی اور

www.alahazratnetwork.org

۱؎ شعب الایمان حدیث ۳۵۴۱ و ۳۵۴۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۷۸
۲؎ کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عائشہ حدیث ۱۶۷۹۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۶
۳؎ الکامل لابن عدی ترجمہ یعلی بن اشدق دار الفکر بیروت ۷/ ۲۷۴۲
۴؎ تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ خیثمہ بن سلیمان دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۸۸
۵؎ تاریخ بغداد ترجمہ ۱۲۰۷ محمد بن محمد المقری دار الکتاب العربی بیروت ۳/ ۲۲۶
۶؎ المعجم الاوسط حدیث ۶۱۱۳ مکتبۃ المعارف ریاض ۷/ ۴۱
۷؎ الضعفاء الکبیر حدیث ۶۲۸ دار الکتاب العلمیہ بیروت ۲/ ۱۳۹
۸؎ کنز العمال بحوالہ قط فی الافراد حدیث ۱۶۷۹۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۲

وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج[1] والطبرانی فی الاوسط وتمام والخطیب فی رواۃ مالک۔

ابن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں، اور طبرانی نے اوسط میں اور تمام اور خطیب نے رواۃ مالک میں ذکر کیا ہے (ت)

(۱۹) عن ابی ھریرہ، وابن النجار فی تاریخہ[2]۔

(۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت کو ابن النجار نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا (ت)

(۲۰) عن امیر المؤمنین علی المرتضٰی والطبرانی فی الکبیر[3]۔

(۲۰) حضرت امیر المومنین علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی روایت کو طبرانی نے کبیر میں ذکر کیا۔

(۲۱) عن یزید بن خصیفہ عن ابیہ عن جدہ ابی خصیفہ بلفظ التمسوا وتمام فی الفوائد۔

(۲۱) حضرت یزید بن خصیفہ نے اپنے والد انھوں نے یزید کے دادا ابی خصیفہ سے "التمسوا" کے لفظ کے ساتھ اور تمام نے فوائد میں ذکر کیا۔

(۲۲) عن ابی بکرۃ والخطیب[4] وتمام و لفظہ التمسوا والبیہقی فی الشعب و الطبرانی[5]۔

(۲۲) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کو اور خطیب اور تمام نے "التمسوا" کے لفظ کو اور بیہقی نے شعب میں اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

(۲۳) عن عبد اللہ بن عباس ھذا الاخیر منھم خاصۃ عن ابن عباس باللفظ الثانی وابن عدی عن ام المؤمنین باللفظ الثالث، واخرجہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی الشعب[6]۔

(۲۳) یہ آخری ان سے خاص حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ثانی لفظ کے ساتھ اور ابن عدی نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے تیسرے لفظ کے ساتھ اسکو ابن عدی نے کامل میں اور بیہقی نے شعب میں ذکر کیا (ت)

---

[1] موسوعہ رسائل ابن ابی الدنیا قضاء الحوائج حدیث ۵۳ موسسۃ الکتب بیروت ۲/ ۵۱

[2] کشف الخفاء بحوالہ ابن النجار فی تاریخ بغداد حدیث ۵۲۷ موسسۃ الکتب العلمیہ ؍ ۱/ ۱۹۰

[3] المعجم الکبیر عن ابی خصیفہ حدیث ۹۰۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۳۹۶

[4] تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن محمد ابوبکر المقری ۱۲۰۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۲۲۶

[5] المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۱۱۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۸۱

[6] شعب الایمان حدیث ۱۰۸۷۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۷/ ۴۳۵

(۲۴) عن عبد اللہ بن جراد باللفظ الرابع، واحمد بن منیع فی مسندہ عن الحجاج بن یزید۔

(۲۵) عن ابیہ یزید القسملی باللفظ الخامس رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ھذہ کلھا مسندات، وابوبکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ۔

(۲۶) عن ابن مصعب الانصاری و

(۲۷) عن عطاء و

(۲۸) عن الزھری مرسلات

(۲۴) حضرت عبداللہ بن جراد سے چوتھے لفظ کے ساتھ اور احمد بن منیع نے اپنی مسند میں حجاج بن یزید نے ذکر کیا (ت)

(۲۵) اس نے اپنے باپ یزید قسملی سے پانچویں لفظ کے ساتھ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، یہ تمام مسندات اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ذکر کیا (ت)

(۲۶) ابن مصعب انصاری سے اور

(۲۷) عطاء سے

(۲۸) اور زہری سے سب مرسلات ہیں۔

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں:

الحدیث فی نقدی حسن صحیح (یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے)۔ قلت وقولہ ھذا لاشك حسن صحیح فقد بلغ حد التواتر علی رأی (میں کہتا ہوں اور ان کا یہ قول حق ہے بیشک یہ حسن صحیح حدِ تواتر کو پہنچی میری رائے میں)

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں:

قد سمعنا نبینا قال قولا ... ھو لمن یطلب الحوائج راحۃ

اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ... زین اللہ وجھہ بصباحۃ

یعنی بے شک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالٰی نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔ رواہ العسکری۔

۱؎ کشف الخفاء بحوالہ القسملی حدیث ۵۲۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۱۶۰

۲؎ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الادب ما ذکر فی طلب الحوائج حدیث ۶۳۲۷ کراچی ۹/۱۰

۳؎ " " " " " ۶۳۲۸ " "

۴؎ " " " " " ۶۳۲۹ " "

۵؎ کشف الخفاء تحت حدیث ۵۲۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۱۶۰

۶؎ الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ تحت حدیث ۸۸ المکتب الاسلامی بیروت ص ۶۸

www.alahazratnetwork.org

حدیث ۲۹ کہ حضور پُرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلٰی آلہٖ فرماتے ہیں ،

اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی تعیشوا فی اکنافھم فان فیھم رحمتی۔[1]

فضل میرے رحمدل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سائے میں چین کرو گے کہ ان میں میری رحمت ہے۔

وفی لفظ (اور دوسرے الفاظ میں ۔ ت) :

اطلبوا الحوائج الٰی ذوی الرحمۃ من امتی ترزقوا وتنجحوا۔[2]

اپنی حاجتیں میرے رحمدل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پاؤ گے۔

وفی لفظ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (بالفاظِ دیگر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ت) :

یقول اللہ عزوجل اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی تعیشوا فی اکنافھم فانی جعلت فیھم رحمتی۔[3]

اللہ تعالٰی فرماتا ہے فضل میرے رحمدل بندوں سے مانگو ان کے دامن میں عیش کرو گے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

رواہ باللفظ الاول ابن حبان والخرائطی فی مکارم الاخلاق والقضاعی فی مسند الشھاب والحاکم فی التاریخ وابوالحسن الموصلی وبالثانی العقیلی والطبرانی فی الاوسط وبالثالث العُقَیلی کلھم عن ابی سعیدؓ الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

روایت کیا پہلی حدیث کو ابن حبان اور خرائطی نے مکارم الاخلاق میں، اور قضاعی نے مسند الشہاب میں، اور حاکم نے تاریخ میں ، اور ابوالحسن موصلی نے ، اور دوسری حدیث کو عقیلی اور طبرانی نے اوسط میں ، اور تیسری کو عقیلی نے ۔ یہ ساری حدیثیں ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی گئیں ۔ (ت)

حدیث ۳۰ کہ حضور والا ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ،

اطلبوا المعروف من رحماء امتی

میرے نرم دل امتیوں سے نیکی و احسان مانگو

---

[1] کنز العمال بحوالہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق حدیث ۱۶۸۰۶ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۵۱۹
[2] کنز العمال بحوالہ عق وطس عن ابی سعید خدری ؍؍ ۱۶۸۰۱ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۶/ ۵۱۸
[3] الضعفاء الکبیر حدیث ۹۵۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۳

تعیشوا فی اکنافھم۔ اخرجه الحاکم[1] فی المستدرك عن امیرالمؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله وجهه الاسنیٰ۔

ان کے ظلّ عنایت میں آرام کروگے (اسے حاکم نے مستدرک میں امیرالمومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ سے روایت کیا۔ ت)

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں، ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں، یہ سولہ[19] بلکہ سترہ[1] حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، اُن سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمھاری حاجتیں بکشادہ پیشانی رواکرینگے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامنِ حمایت میں چین کروگے ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

یارب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا صورتِ استعانت ہوگی، پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک و رحمدل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر اس سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائے گا۔ الحمدللہ حق کا آفتاب بے پردہ وحجاب روشن ہوا، مگر وہابیہ کا منہ خدا نے مارا ہے انھیں اس عیش، چین، آرام، خیر، برکت، سایۂ رحمت، دامنِ رافت میں حصہ کہاں جس کی طرف مہربان خدا مہربان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے ؏

گر بر تو حرام ست حرامت بادا

(اگر تجھ پر حرام ہے تو حرام رہے۔ ت)

والحمدُ للہ ربّ العٰلمین تیس[۳۰] حدیث کا وعدہ بحمداللہ پورا ہوا، آخر میں تین[۳] حدیثیں وہابیت گُش اور سُننے جایئے کہ عدد وتر اللہ عزوجل کو محبوب ہے؛

حدیث ۳۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؛

اذا ضل احدکم شیئًا واراد عونًا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد الله اعینونی یا عباد الله اعینونی یا عباد الله اعینونی فان لله عبادا لایراھم[2]۔ (والحمد لله)

جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیے یُوں پکارے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۴/۳۲۴

[2] المعجم الکبیر عن عتبہ بن غزوان حدیث ۲۹۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/۱۱۷-۱۱۸

رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنھیں یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کرینگے (والحمدللہ)، (اسے طبرانی نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے فلیناد یاعباد اللّٰہ احبسوا تو یوں ندا کرے اے اللہ کے بندو! روک دو۔ عباد اللہ اسے روک دیں گے۔ رواہ ابن السنی عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے ابن السنی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)[1]

حدیث ۳۳ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

یوں ندا کرے اعینوا یاعباد اللّٰہ مدد کرو اے اللہ کے بندو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ[2] والبزار عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما (اسے ابن ابی شیبہ اور بزار نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

www.alahazratnetwork.org

یہ حدیثیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالٰی کی مقبول و معمول و مجرب ہیں، اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل اور ان حدیثوں کی شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذبوحی کا حال دیکھنا ہو تو فقیر کا رسالہ انہار الانوار من یم صلٰوۃ الاسرار ملاحظہ ہو، اور اس سے زائد ان حضرات کی بُری حالت حدیث اجل و اعظم یا محمد انی توجہت بك الٰی ربی (یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ ت)[3] کے حضور ہے کہ وہ حدیث صحیح و جلیل و مشہور، منجملہ اعظم و اکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے، اس کی تفصیل بھی فقیر کے اسی رسالے میں مسطور ہے کہ یہاں بخوف تطویل ذکر نہ کی۔

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی باب مایقول اذا انفلتت الدابۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۷

[2] المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الدعاء باب مایدعو بہ الرجل الخ حدیث ۹۷۷۰ ۱۰/ ۳۹۰

[3] جامع الترمذی ابواب الدعوات امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۹۷

المستدرک للحاکم کتاب صلٰوۃ التطوع دارالفکر بیروت ۱/ ۳۱۳ و ۵۱۹

اقوالِ علماء: رہے اقوالِ علماء، ان کا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے۔ صدہا قول علمائے اہلسنت وائمۂ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہلسنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے، دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جن کے جواب سے آج تک عاجز ہیں اور بحولہ تعالٰی قیامت تک عاجز رہیں گے، مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوالِ علماء کا نام لئے جاتے ہیں یعنی ہزار بار مار اقرار اب کی بار مار لو تو جانئیں، سبحان اللہ!

شفاء[1] السقام امام علامہ مجتہد فہامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبدالکافی و کتاب[2] الاذکار امام اجل اکمل سیدی ابو زکریا نووی و احیاء[3] العلوم وغیرہ تصانیف عظیمہ امام الانام حجۃ الاسلام قطب الوجود محمد غزالی و روض[4] الریاحین و خلاصۃ[5] المفاخر و نشر[6] المحاسن وغیرہا تصانیف جلیلہ امام اجل اکرم عارف باللہ فقیہہ محقق عبداللہ بن سعد یافعی و حصن[7] حصین امام شمس الدین ابوالخیر ابن جزری و مدخل[8] امام ابن الحاج محمد عبدری مکی و مواہب[9] لدنیہ و منح محمدیہ امام احمد قسطلانی و افضل[10] القریٰ لقراء ام القریٰ و جوہر[11] منظم و عقود[12] الجمان وغیرہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی ابن حجر مکی و میزان[13] امام اجل عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی و حرز[14] ثمین ملا علی قاری و مجمع[15] بحار الانوار علامہ طاہر فتنی و لمعات[16] التنقیح و اشعۃ[17] اللمعات و جذب[18] القلوب و مجمع[19] البرکات و مدارج النبوۃ وغیرہا تالیف شیخ الشیوخ علماء الہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی و فتاوی[20] خیریہ[21] علامہ خیر الملۃ والدین رملی و مراقی[22] الفلاح علامہ حسن وفائی شرنبلالی و مطالع[23] المسرات علامہ فاسی و شرح مواہب[24] علامہ محمد زرقانی و نسیم[25] الریاض علامہ شہاب الدین خفاجی وغیرہا تصانیف کثیرہ علمائے کرام و سادات اسلام جن کی تحقیق و تنقیح و اثبات و تصریح استمداد و اعانت سے زمین آسمان گونج رہے ہیں۔ اگر مطالعہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا تصحیح[1] المسائل و سیف[2] الجبار و بوارق[3] محمدیہ وغیرہا تصانیف نفیسۂ عماد السنۃ معین الحق حضرت مولانا فضل رسول قدس سرہ المقبول بھی نہ دیکھیں، یہ تو عام فہم زبان اردو فارسی میں خاص تمہارے ہی مذہب نامہذب کے رد میں تصنیف ہوئیں اور بحمد اللہ بارہا مطبوع ہو کر راحتِ قلوب صادقین و غیظ صدور مارقین ہوا کیں، علی الخصوص کتاب جلیل فیوض ارواح قدس جس میں خاندان عزیزی کے صدہا اقوال صریحہ قائل وہابیت قبیحہ منقول، مگر ہے یہ کہ ع

بیحیا باش و آنچہ خواہی کن

(بیحیا ہوجا پھر جو چاہے کر۔ت)

تصانیف فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ سے کتاب حیاۃ[4] الموات فی بیان سماع الاموات و رسالہ انہار[5] الانوار من یم صلاۃ الاسرار و رسالہ انوار[6] الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

ورسالۂ الاھلال بفیض الاولیاء بعد الوصال وکتاب الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء خصوصاً کتاب مستطاب سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الورٰی وغیرہا میں جابجا بکثرت ارشادات واقوالِ ائمہ وعلماء واولیائے کرام مذکور یہاں ان کے ذکر سے اطالت کی حاجت نہیں اور خود اسی تحریر میں جو اقوال حضرت شیخ محقق ومولانا علی قاری وامام ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالٰی زیر حدیث ۳ مذکور ہوئے قتلِ وہابیت کو کیا کم ہیں۔ پھر وہابی صاحب کی اس سے بڑھ کر پرلے سرے کی شوخ چشمی یہ کہ علماء کے ساتھ صوفیائے کرام کا نام پاک بھی لے دیا، کیا وہابیت وحیا میں ایسا ہی تناقض تام ہے کہ ایک آن کو بھی حیا کا کوئی شمہ وہابیت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دربارۂ استعانت صوفیائے کرام کے اقوال، افعال، احوال، اعمال سے دفتر بھرے ہیں دریا بہہ رہے ہیں۔ اس دیدے کی صفائی کا کیا کہنا، ذرا آنکھوں پر ایمان کی عینک لگا کر حضرت شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ مشکوۃ شریف ملاحظہ ہو، اس مسئلہ میں حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم سے کیا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں:

آنچہ مروی ومحکی ست از مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح کمل واستفادہ ازاں خارج از حصراست ومذکورست در کتب ورسائل ایشاں ومشہوراست میان ایشاں کہ حاجت نیست کہ آں را ذکر کنیم وشاید کہ منکر ومتعصب سود نہ کند اور اکلمات ایشاں۔ عافانا اللہ من ذٰلک[1]

مشائخ اہل کشف سے کامل لوگوں کی ارواح سے استمداد اور استفادہ گنتی سے باہر ہے اور ان کی کتب ورسائل میں مذکور ہے اور ان میں مشہور ہے لہذا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ ان کے کلمات منکر ومتعصب لوگوں کو فائدہ نہ دیں۔ اللہ تعالٰی اس سے محفوظ رکھے۔ (ت)

اللہ اکبر، ان منکران بے دولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علماء وعرفاء کو کلمات

---

[1] اشعۃ اللمعات کتاب الجہاد باب حکم الاسراء فصل اول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۴۰۲

www.alahazratnetwork.org

حضرات اولیائے کرام سے انھیں نفع پہنچنے کی امید نہ رہی اور فی الواقع ایسا ہی ہے، یُوں نہ مانئے تو آزمالیجئے اور ان ہزار در ہزار ارشادات بیشمار سے امتحاناً صرف ایک کلام پاک فرزند دلبند صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر کریں جو بتصریح اعاظم اولیاء سید الاولیاء و امام الاصفیاء وقطب الاقطاب و تاج الاوتاد و مرجع الابدال و مفزع الافراد اور باعتراف اکابر علماء امام شریعت و سردارِ اُمّت و محی دین وملّت و نظامِ طریقت و بحرِ حقیقت و عین ہدایت و دریائے کرامت ہے، وہ کون؟ ہاں وہ سید الاسیاد و واہب المراد سیدنا و مولٰنا و ملاذنا و ماونا و غوثنا و غیثنا حضرت قطبِ عالم و غوثِ اعظم سید ابومحمد عبدالقادر حسنی حسینی صلے اللہ تعالٰی علٰی جدہ الاکرام وعلٰی آلہٖ وعلیہ وبارک وسلم، اور وہ کلام پاک نہ ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسالے یا محض زبانوں پر مشہور ہوا بلکہ اکابر واجلہ ائمہ کرام وعلمائے عظام مثل امام اجل عارف باللہ سیدالقراء ثقہ ثبت حجت فقیہ محدث راویۃ الحضرۃ العلیۃ القادریہ سیدنا امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی پھر امام اکرام شیخ الفقہاء فرد الوفا عالم ربانی لوائے حکمت یمانی سیدنا امام عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی مکی پھر فاضل اجل فقیہ اکمل محدث اجل شیخ الحرم المحترم مولٰنا علی قاری حنفی ہروی مکی و بقیۃ السلف جلیل الشرف صاحب کرامات عالی و برکات معالی مولٰنا محمد ابوالمعالی مسلمی معالی پھر شیخ شیوخ علماء الہند محقق فقیہ عارف نبیہ مولٰنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم کبرائے ملّت وعظمائے امت قدسنا اللہ تعالٰی باسرارہم وافاض علینا من برکاتہم وانوارہم نے اپنی تصانیف جلیلہ جمیلہ معتمدہ مستندہ مثل بہجۃ الاسرار شریف و خلاصۃ المفاخر و نزہۃ الخاطر الفاتر و تحفہ قادریہ و اخبار الاخیار و زبدۃ الآثار وغیرہ میں ذکر و روایت فرمایا کہ حضور پُرنور جگر پارہ شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ فعلیہ وبارک وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربۃ کشف عنہ و من نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ و من صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ

جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو، اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو، اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعد السلام و یذکرنی ثم یخطو الی جھۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ و یذکر اسمی و یذکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ تعالٰی۔[1]

درود وسلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بیشک اللہ تعالٰی کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔

یقول العبد صدقت یا سیدی یا مولائی رضی اللہ تعالٰی عنک وعن کل من کان لک و منک فالحمد للہ الذی جعل وارث ابیک المرسل رحمۃ و مولی النعمۃ وصلی اللہ تعالٰی علی ابیک و علیک وعلی کل من انتمی الیک و بارک وسلم وشرف وکرم اٰمین اٰمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین۔

یہ بندہ (یعنی احمد رضا) عرض کرتا ہے کہ میرے آقا و مولٰی! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالٰی آپ سے اور آپ کے متوسلین اور آپ کی اولاد سے راضی ہو، تمام حمدیں اللہ تعالٰی کیلئے جس نے آپ کے والد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وارث، رحمت اور آقائے نعمت بنایا۔ اللہ تعالٰی آپ کے والد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ پر اور آپ سے منسوب سب پر رحمتیں نازل فرمائے اور برکتیں اور سلامتی اور کرم فرمائے، آمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین (ت)

www.alahazratnetwork.org

حضرت ابو المعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشفتُ فرّجتُ قضیتُ بصیغہ متکلم معلوم ہیں، وہ ان کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

عمر بزاز قدس سرہٗ میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ ہر کہ در کربتے بمن استغاثہ کند کشفتُ عنہ دور گردانم آں کربت را از و، وہر کہ در شدتے بنام من ندا کند فرّجتُ عنہ خلاص بخشم او را ازاں

عمر بزاز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا کہ جو شخص مصیبت میں مجھ سے استغاثہ کرے گا میں مدد کروں گا اور اس سے اس کی تکلیف دُور کروں گا، اور جو سختی میں مجھے ندا کرے گا اس کی سختی کو دُور

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراھم مصطفٰی البابی مصر ص ۱۰۲

شدت، و ہر کہ در حاجتے توسل بمن کند در حضرت جل و علا قضیت لہ حاجت او را بر آرم[1]

کر دوں گا اور خلاصی دلاؤں گا۔ اور جو اپنی حاجت میں مجھ سے توسل کرے گا اللہ تعالٰی کے دربار میں اس کی حاجت پوری کروں گا۔ (ت)

علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں:

قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ[2]

بیشک یہ بارہا تجربہ کیا گیا ٹھیک اترا، اللہ تعالٰی کی رضا شیخ پر ہو۔ (ت)

فقیر غفرلہ نے اس نماز مبارک کی ترکیب و بعض نکات و لطائف غریب میں ایک مختصر رسالہ مسمّٰی بہ انہار الانوار من صباء صلٰوۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) اور اس کے ہر ہر فصل کے ثبوت کو کافی، ہر ہر جز کے احادیث کثیرہ و اقوال ائمہ و حکم شرعیہ سے اثبات وافی میں ایک مفصل رسالہ نفیسہ بر فوائد جلیلہ مسمّٰی بہ انہار الانوار من یم صلٰوۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) تصنیف کیا جس کی خداداد شوکتِ قاہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے وللہ الحمد۔ ایمان سے کہنا یہ وہی اولیاء ہیں جن پر تم یہ جیتا بہتان اٹھاتے ہو مگر وہ تو حضرات اولیاء تمھیں منکر متعصب فرما ہی چکے، تم پر ارشاداتِ اولیاء کا کیا اثر ہو، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ عنانِ قلم روکئے سخن طویل ہوا جاتا ہے، چند فوائدِ ضروریہ لکھ کر ختم کیا چاہیے۔

www.alahazratnetwork.org

فائدہ ضروریہ

حضرت امام سفیان ثوری قدس سرہ النوری کی نقل قول میں مخالف نے ستم کارسازی کو کام فرمایا ہے، اصل حکایت شاہ عبد العزیز صاحب کی فتح العزیز سے سنئے، لکھتے ہیں:

شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ در نمازِ شام امامت میکرد، چوں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ

شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے شام کی نماز میں امامت فرمائی، جب ایاك نعبد و

---

[1] تحفہ قادریہ باب دہم فی التوسل الیہ الخ قلمی ص ۷۶

[2] نزہۃ الخاطر والفاتر

نستعین گفت بیہوش افتاد، چوں بخود آمد گفتند اے شیخ! ترا چہ شدہ بود؟ گفت چوں ایاك نستعین گفتم ترسیدم کہ مرا بگویند کہ اے دروغ گو! چرا از طبیب دارو می خواہی و از امیر روزی و از بادشاہ یاری می جوئی، ولہذا لبعضے از علما گفتہ اند کہ مرد را باید کہ شرم کند ازانکہ ہر روز و شب پنج نوبت در مواجہہ پروردگار خود استادہ دروغ گفتہ باشد، لیکن درینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد بر آں غیر باشد و اُو را مظہر عونِ الٰہی نداند حرام است، و اگر التفات محض بجانب حق است و اُو را مظاہر عون دانستہ و نظر بہ کارخانۂ اسباب و حکمت او تعالیٰ در آں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید، دور از عرفان نخواہد بود، و در شرع نیز جائز و رواست، و انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند و درحقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرتِ حق است لاغیر[1]

وایاك نستعین پر پہنچے بیہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے دریافت کیا، اے شیخ! آپ کو کیا ہو گیا تھا؟ فرمایا، جب ایاك نستعین کہا تو خوف ہوا کہ مجھ سے یہ نہ کہا جائے اے جھوٹے! پھر طبیب سے دوا کیوں لیتا ہے، امیر سے روزی اور بادشاہ سے مدد کیوں مانگتا ہے؟ اس لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ انسان کو خدا سے شرم کرنی چاہیے کہ پانچ وقت اس کے حضور کھڑا ہو کر جھوٹ بولتا ہے مگر یہاں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ غیر اللہ سے اس طرح مدد مانگنا کہ اسی پر اعتماد ہو اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر نہ جانا جائے حرام ہے اور اگر توجہ حضرتِ حق ہی کی طرف ہے اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جانتا ہے اور اللہ کی حکمت اور کارخانۂ اسباب پر نظر کرتے ہوئے ظاہری طور پر غیر سے مدد چاہتا ہے تو یہ عرفان سے دُور نہیں، اور شریعت میں بھی جائز اور روا ہے اور انبیاء اور اولیاء نے ایسی استعانت کی ہے، اور درحقیقت یہ استعانت غیر سے نہیں ہے بلکہ یہ حضرت حق سے ہی استعانت ہے (ت)

www.alahazratnetwork.org

مخالف صاحب نے دیکھا کہ حکایت اگر صحیح طور پر نقل کریں تو ساری قلعی کھل جاتی ہے۔ طبیبوں سے دوا چاہنی، امیروں سے نوکری مانگنی، بادشاہوں سے مقدمات وغیرہا میں رجوع کرنا سب شرک ہوا جاتا ہے جس میں خود بھی مبتلا ہیں، لہذا از طبیب دوا وغیرہ الفاظ کی جگہ یوں بتایا کہ "غیر حق سے مدد مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا" تاکہ جاہلوں کے بہکانے کو اسے بزورِ زبان

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) تفسیر سورۂ فاتحہ پارہ الٓمّ افغانی دار الکتب دہلی ص ۸

حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام والثناء سے استعانت پر جائیں اور آپ حکیم جی سے دوا کرانے، نواب، راجہ کی نوکریاں کرنے، منصف ڈپٹی کے یہاں نالشیں لڑانے کو الگ بچ جائیں۔ سبحان اللہ کہاں وہ تبتل تام و اسقاطِ تدبیر و اسباب کا مقام جس کی طرف امام رحمہ اللہ تعالٰی نے اس قول میں ارشاد فرمایا جس کے اہل مریض ہوں تو دوا نہ کریں، بیماری کو کسی سبب کی طرف نسبت نہ فرمائیں، عین معرکہ جہاد میں کوڑا ہاتھ سے گر پڑے تو دوسرے سے نہ کہیں آپ ہی اُتر کے اٹھائیں، اور کہاں مقام شریعتِ مطہرہ و احکامِ جواز و منع و شرک و اسلام، مگر ان ذی ہوشوں کے نزدیک کمال تبتل و شرک متقابل ہیں کہ جو اس اعلٰی درجۂ انقطاع محض و تفویضِ تام پر نہ ہوا مشرک ٹھہرایا، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو، اسی حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کیسی تصریح فرمادی کہ استعانت بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عونِ الٰہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جان کر اس پر بھروسا کرے، اور اگر مظہر عونِ الٰہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے تو شرک و حرمت بالائے طاق، مقامِ معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

مسلمانو! مخالفین کے اس ظلم و تعصب کا ٹھکانا ہے کہ بیمار پڑیں تو حکیم کے دوڑیں، دوا پر گریں، کوئی مارے پیٹے تو تھانے کو جائیں، رپٹ لکھائیں، ڈپٹی وغیرہ سے فریاد کریں، کسی نے زمین و بالی کہ تمسک کا روپیہ نہ دیا تو منصف صاحب مدد کیجیو، جج بہادر خبر لیجیو۔ نالش کریں، استغاثہ کریں، غرض دنیا بھر سے استعانت کریں، اور حصر ایاک نستعین کو اس کے منافی نہ جانیں، ہاں انبیاء و اولیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء سے استعانت کی اور شرک آیا، ان کاموں کے وقت آیت کا حصر کیوں نہیں یاد آتا، وہاں تو یہ ہے کہ ہم خاص تجھی سے استعانت کرتے ہیں، کیا مخالفین کے نزدیک "خاص تجھی" میں بید، حکیم، تھانیدار، جمعدار، ڈپٹی، منصف، جج وغیرہ سب آگئے کہ اس حصر سے خارج نہ ہوئے، یا معاذ اللہ آیۂ کریمہ کا حکم ان پر جاری نہیں، یہ خدا کے ملک سے کہیں الگ بستے ہیں، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

غرض مخالفین خود بھی دل میں خوب جانتے ہیں کہ آیۂ کریمہ مطلق استعانت بالغیر کی اصلاً ممانعت نہیں، نہ وُہ ہرگز شرک یا ممنوع ہوسکتی ہے بلکہ استعانت حقیقیہ ہی رب العزۃ جل وعلا سے خاص فرمائی گئی ہے اور اس کا اختصاص کسی طرح حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام

سے استعانت جائزہ کا منافی نہیں ہوسکتا، مگر عوام بیچاروں کو بہکانے اور محبوبان خدا کا نام پاک ان کی زبان سے چھڑانے کو دیدہ و دانستہ قرآن و حدیث کے معنی بدلتے ہیں تو بات کیا کہ سر کی کھلی اور دل کی بند ہیں، پاؤں تلے کی نظر آتی ہے، حکیم جی کو علاج کرتے، تھانہ دار کو چوریاں نکالتے، نواب راجہ کو نوکریاں دیتے، ڈپٹی منصف کو مقدمات بگاڑتے سنبھالتے آنکھوں دیکھ رہے ہیں، ان کی امداد و اعانت سے کیونکر منکر ہوں، اور حضرات عَلِیّہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے جو باطن وظاہر، قاہر و باہر مددیں پہنچ رہی ہیں وہ نہ دل کے اندھوں کو سوجھیں اور نہ ہی اپنے نصیبے میں ان کی برکات کا حصہ سمجھیں، پھر بھلا کیونکر یقین لائیں، جیسے معتزلہ خذلہم اللہ تعالٰی کہ ان کے پیشوا ظاہری عبادتیں کرتے کرتے مرگئے، کراماتِ اولیاء کی اپنے میں بو نہ پائی، ناچار منکر ہوگئے ؎

چوں نہ دیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

(جب انھوں نے حقیقت کو نہ سمجھا تو افسانہ کی راہ اختیار کی۔ ت)

پھر ان حضرات کو ڈپٹی، منصف، حکیم سے خود بھی کام پڑتا رہتا ہے، ان سے استعانت کیونکر شرک کہیں، معہذا ان لوگوں سے کوئی کاوش بھی نہیں، دل میں آزار تو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء سے ہے، ان کا نام تعظیم و محبت سے نہ آنے پائے ان کی طرف کوئی سچی عقیدت سے رجوع نہ لائے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] (عنقریب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

فائدہ مہمہ

مخالفین بیچارے کم علموں کو اکثر دھوکا دیتے ہیں کہ یہ تو زندہ ہیں فلاں عقیدہ یا معاملہ ان سے شرک نہیں، وہ مردہ ہیں ان سے شرک ہے، یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں ان سے شرک نہیں، وہ دور ہیں ان سے شرک ہے، وعلٰی ہذا القیاس طرح طرح کے بیہودہ وسواس، مگر یہ سخت جہالت بے مزہ ہے، جو شرک ہے وُہ جس کے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہوگا، اور ایک کے لئے شرک نہیں تو کسی کے لئے بھی شرک نہیں ہوسکتا، کیا اللہ کے شریک مُردے نہیں زندے ہوسکتے ہیں، دور کے نہیں ہوسکتے پاس کے ہوسکتے ہیں، انبیاء نہیں ہوسکتے حکیم ہوسکتے ہیں، انسان نہیں ہوسکتے

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

فرشتے ہوسکتے ہیں، حاشا للہ اللہ تبارک وتعالٰی کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا۔ تو مثلاً جو بات ندا خواہ کوئی شئے جس اعتقاد کے ساتھ کسی پاس بیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں وہ اسی اعتقاد سے کسی دُور والے یا مُردے بلکہ اینٹ پتھر سے بھی شریک نہیں ہوسکتی، اور جو ان میں سے کسی سے شرک ٹھیرے وہ قطعاً یقیناً تمام عالم سے شرک ہوگی، اس استعانت ہی کو دیکھئے کہ جس معنٰی پر خدا سے شرک ہے یعنی اسے قادر بالذات ومالک مستقل جان کر مدد مانگنا، بر این معنی اگر دفع مرض میں طبیب یا دوا سے استمداد کرے یا حاجتِ فقر میں امیر یا بادشاہ کے پاس جائے یا انصاف کرانے کو کسی کچہری میں مقدمہ لڑائے، بلکہ کسی سے روزمرہ کے معمولی کاموں ہی میں مدد لے، جو بالیقین تمام مخالفین روزانہ اپنی عورتوں، بچوں، نوکروں سے کرتے کراتے رہتے ہیں، مثلاً یہ کہنا کہ فلاں چیز اٹھا دے یا کھانا پکا دے یا پانی پلا دے، سب شرک قطعی ہے، کہ جب یہ جانا کہ اس کام کے کر دینے پر انھیں خود اپنی ذات سے بے عطائے الٰہی قدرت ہے تو صریح کفر اور شرک میں کیا شبہہ رہا، اور جس معنٰی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں یعنی مظہر عونِ الٰہی و واسطہ و وسیلہ و سبب سمجھنا اس معنی پر حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلٰوۃ والثناء سے کیوں شرک ہونے لگی، مگر حکیم، امیر، بچے، اولاد، نوکر، جورو ان سب کو مظہر عون و سبب و وسیلہ جاننا جائز ہے، اور ان حضرات عالیہ کو کہ وہ اعلیٰ مظہر و اعظم سبب و افضل وسائل بلکہ منتہی الاسباب وغایۃ الوسائط ونہایۃ الوسائل ہیں، ایسا سمجھنا شرک ہوگیا، ہزار تف بریں بے عقلی و ناانصافی۔ غرض پانی وہیں مرتا ہے کہ جو کچھ غصہ ہے وہ حضرات محبوبانِ خدا کے بارے میں ہے، جورو، یار، بچے، مددگار، نوکر، کارگزار مگر انبیاء و اولیاء کا نام آیا اور سر پر شرک کا بھوت سوار، یہ کیا دین ہے؟ کیسا ایمان ہے! ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسلمین اس نکتے کو خوب محفوظ و ملحوظ رکھیں، جہاں ان چالاکوں، عیاروں کو کوئی فرق کرتے دیکھیں کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کے ساتھ شرک ہے فلاں سے نہیں، یقین جان لیجئے کہ نرے جھوٹے ہیں، جب ایک جگہ شرک نہیں تو اس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہوسکتا، واللہ الھادی الی طریقٍ سوی۔

فائدہ ضروریہ

مخالفین جب سب طرح عاجز آجاتے ہیں اور کسی طرف راہِ مفر نہیں پاتے تو ایک نیا شگوفہ

www.alahazratnetwork.org

چھوڑتے ہیں کہ صاحبو! ہم بھی اسی استعانت کو شرک کہتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالک مستقل بے عطائے الٰہی جان کر کی جائے، اور اپنی بات بنانے اور خجلت مٹانے کو ناحق ناروا بیچارے عوام مومنین پر جیتا بہتان باندھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی سمجھ کر انبیاء و اولیاء سے استعانت کرتے ہیں ہمارا یہ حکم شرک انھیں کی نسبت ہے۔ اس بارے درجہ کی بناوٹ کا لفافہ تین طرح کھل جائے گا:

اولاً صریح جھوٹے ہیں کہ صرف اسی صورت کو شرک جانتے ہیں، ان کے امام خود تقویۃ الایمان میں لکھ گئے ہیں:

"کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہوتا ہے۔"[1]

کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے دعوے۔

ثانیاً ان کے سامنے یوں کہئے کہ یا رسول اللہ! حضور کو اللہ تعالٰی نے اپنا خلیفۂ اعظم و نائب اکرم وقاسم نعم کیا، دنیا کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، خزانوں کی کنجیاں، مدد کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں رکھیں، روزانہ دو وقت تمام امت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں پیش کرائے، یا رسول اللہ! میرے کام میں نظر رحمت فرمائیے، اللہ کے حکم سے میری مدد و اعانت فرمائیے۔

اب ان لفظوں میں تو صراحۃً قدرت ذاتی کا انکار اور مظہریت عونِ الٰہی کی تصریح ہے، ان میں تو معاذ اللہ اس ناپاک گمان کی بو بھی نہیں آسکتی، یہ کہتے جائیے اور ان صاحبوں کے چہرے کو غور کرتے جائیے، اگر بکشادہ پیشانی اسے سنیں اور آثار کراہت وغیظ ظاہر نہ ہوں جب تو خیر، اور اگر دیکھئے کہ صورت بگڑی، ناک بھوں سمٹی، منہ پر دھوئیں کی مانند تاریکی دوڑی، تو جان لیجئے کہ دلی آگ اپنا رنگ لاتی ہے ؎

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

سبحان اللہ! میں عبث امتحان کو کہتا ہوں، بارہا امتحان ہو ہی لیا، ان صاحبوں میں نواب دہلوی مصنف ظفر جلیل تھے، حدیث عظیم و جلیل ثابت یا محمد انی توجھت بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی[2] کہ صحاح ستہ سے تین صحاح جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

---

[1] تقویۃ الایمان پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص۷

[2] جامع الترمذی ابواب الدعوات ۲/۱۹۷ و المستدرک کتاب صلوٰۃ التطوع ۱/۳۱۳ و کتاب الدعا ۵۱۹ سنن ابن ماجۃ ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۰

www.alahazratnetwork.org

میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی و امام طبرانی و امام بیہقی و ابو عبداللہ حاکم و امام عبدالعظیم منذری وغیرہم اسے صحیح فرماتے آئے جسے خود حضور پُر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے قضائے حاجت کے لئے تعلیم، اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم نے زمانۂ اقدس اور حضور کے بعد زمانۂ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ میں حاجت روائی کا ذریعہ بنایا، اس میں کیا تھا، یہی نا کہ یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ وہ میری حاجت روا فرمائے، اس میں معاذ اللہ قدرت بالذات کی کہاں بُو تھی جو نواب صاحب کو پسند نہ آئی کہ نہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کا پاس، نہ صحابہ و تابعین کی تعلیم و عمل کا لحاظ، نہ اکابر حفاظِ حدیث کی تصحیح کا خیال، سخت ڈھٹائی کے ساتھ حاشیۂ ظفر جلیل پر حدیث صحیح کو بزورِ زبان و زورِ بہتان رُد کرنے کے لئے عقل و شرع کی قید سے نکل بے دھڑک بے پر کی اُڑا دی کہ یہ حدیث قابلِ حجت نہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

اس واقعہ عبرت خیز کا بیان ہمارے رسالہ انہار الانوار میں ہے، اب دیکھئے کہ نہ فقط اولیاء بلکہ خود حضور پر نور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء سے استعانت جائزہ محمودہ، خود حضور اقدس کی فرمودہ، صحابہ و تابعین کی معمولہ و مقبولہ، صحیح حدیث میں ان لوگوں کا یہ حال ہے،

قل موتوا بغیظکم ان اللّٰہ علیم بذات الصدور[1]۔

ثالثاً سب جانے دو، سرے سے یہ ناپاک ادّعا ہے کہ بندگانِ خدا محبوبانِ خدا کو قادر مستقل جان کر استعانت کرتے ہیں، ایک ایسی سخت بات ہے جس کی شناعت پر اطلاع پاؤ تو مدتوں تمہیں توبہ کرنی پڑے اہلِ لا الٰہ الا اللّٰہ پر بدگمانی حرام، اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نخواہی معاذ اللہ معنی کفر کی طرف ڈھال لے جانا قطعاً گناہِ کبیرہ ہے۔ حق سبحانہٗ وتعالٰی فرماتا ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم[2]۔	اے ایمان والو! بہت گمانوں کے پاس نہ جاؤ بیشک کچھ گمان گناہ ہیں۔

اور فرماتا ہے:

ولا تقف مالیس لک بہ علم،	پیچھے نہ پڑ اس بات کے جو تجھے تحقیق نہیں،

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۱۱۹ [2] القرآن الکریم ۴۹/ ۱۲

www.alahazratnetwork.org

ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔[1] | بیشک کان، آنکھ، دل سب سے سوال ہوتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون و المؤمنٰت بانفسھم خیرا۔[2] | کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو مسلمان مردوں عورتوں نے اپنی جانوں یعنی اپنے بھائی مسلمانوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔

اور فرماتا ہے:

یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مؤمنین۔[3] | اللہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایمان رکھتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث[4] رواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی۔ | گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (اسے امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا۔ ت)

www.alahazratnetwork.org

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

افلا شققت عن قلبہ[5] رواہ مسلم وغیرہ۔ | تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا (اسے امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا۔ ت)

علمائے کرام فرماتے ہیں کلمہ گو کے کلام میں اگر ننانوے ۹۹ معنی کفر کے نکلیں اور ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو تو واجب ہے اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا ہے:

الاسلام یعلو ولا یعلٰی،[6] رواہ الرویانی | اسلام غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں کیا جاتا۔

---

[1] القرآن الکریم ۱۷/۳۶
[2] القرآن الکریم ۲۴/۱۲
[3] القرآن الکریم ۲۴/۱۷
[4] صحیح بخاری باب قول اللہ عزوجل من بعد وصیۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۸۴
[5] سنن ابی داؤد باب علی ما یقاتل المشرکون آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۳۵۵
[6] سنن الدارقطنی کتاب النکاح باب المہر دارالمحاسن للطباعۃ قاہرہ ۳/۲۵۲

والدارقطنی والبیھقی والضیاء والخلیل عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(اسے رویانی، دارقطنی، بیہقی، ضیاء اور خلیل نے عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ت)

نہ کہ بلاوجہ منہ زوری سے صاف ظاہر، واضح، معلوم، معروف معنٰی کا انکار کرکے اپنی طرف سے ایک ملعون، مردود، مصنوع، مطرود احتمال گھڑیں اور اپنے لئے علمِ غیب اور اطلاع حال کا دعوٰی کرکے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمانوں کے سرباندھیں، قیامت تو نہ آئے گی، حساب تو نہ ہوگا، ان بہتانوں، طوفانوں پر بارگاہِ قہار سے مطالبۂ جواب تو نہ ہوگا۔ ہاں ہاں جواب تیار کر رکھو اُس سخت وقت کے لئے جب مسلمانوں کی طرف سے جھگڑتا آئے گا لا الٰہ الا اللہ ہاں اب جانا چاہتے ہیں ستمگر لوگ کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں، یوں اعتبار نہ آئے تو اپنے کذب کا امتحان کرلو، اہل استعانت سے پوچھو تو کہ تم انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثنا کو عیاذاً باللہ خدا یا خدا کا ہمسر یا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے اس کی سرکار میں عزت و وجاہت والے، اس کے حکم سے اس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو، دیکھو تو تمھیں کیا جواب ملتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملّۃ والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رضی اللہ تعالٰی عنہ کتاب مستطاب شفاء السقام میں استمداد و استعانت کو بہت احادیث صریحہ سے ثابت کرکے ارشاد فرماتے ہیں:

لیس المراد نسبۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال ھذا لا یقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین والتشویش علی عوام الموحدین۔[1]

یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور کو خالق اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں، یہ تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

صدقت یا سیدی جزاک اللہ عن الاسلام و

اے میرے آقا! آپ نے سچ فرمایا اللہ تعالٰی

---

[1] شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام الباب الثامن فی التوسل الخ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۷۵

والمسلمین خیرا۔ اٰمین ! آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمین (ت)

فقیہ محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی کتاب افادت نصاب جوہر منظم میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں :

فالتوجه والاستغاثة به صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وبغیرہ لیس لهما معنی فی قلوب المسلمین غیر ذٰلك ولا یقصد بهما احد منهم سواہ فمن لم ینشرح صدرہ لذٰلك فلیبك علٰی نفسه نسأل اللہ العافیة والمستغاث به فی الحقیقة هو اللہ والنبی صلی اللہ تعالٰی علیه واسطة بینه وبین المستغیث فهو سبحٰنه مستغاث به والغوث منه خلقا وایجادا والنبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم مستغاث والغوث منه سببا وکسبا۔[1]

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم یا حضور اقدس کے سوا اور انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا ہے نہ قصد کرتا ہے، تو جس کا دل اسے قبول نہ کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے، ہم اللہ تبارک و تعالٰی سے عافیت مانگتے ہیں، حقیقۃً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالٰی اس کے اور اس فریادی کے بیچ میں وسیلہ و واسطہ ہیں، تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریاد رسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روا ہو۔

مخالف کو کریما کا مصرعہ یاد رہا کہ :

نداریم غیر از تو فریاد رس

(ہم تیرے سوا کوئی فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے۔ ت)

اور وہ بیشک حق ہے جس کے معنی ہم اوپر بیان کر آئے مگر یہ یاد نہ آیا کہ اس کے کبرائے طائفہ کے اکابر و عمائد حضور پر نور سیدنا و مولانا وغوثنا وماؤنا حضرت غوث اعظم غوث الثقلین صلی اللہ تعالٰی جدہ الکریم وآبائہ الکرام وعلیہ وعلٰی مریدیہ ومحبیہ وبارک وسلم کو فریاد رس مان رہے ہیں۔

---

[1] الجوہر المنظم الفصل السابع فیما ینبغی للزائر الخ المطبعۃ الخیریۃ مصر ص ۶۲

شاہ ولی اللہ صاحب ہمعات میں لکھتے ہیں :

امروز اگر کسے را مناسبت بروح خاص پیدا شود وازآں جا فیض بردارد غالباً بیروں نیست ازآنکہ ایں معنی بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم باشد یا بہ نسبت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ[1]

آج اگر کسی کو رُوحِ خاص سے مناسبت پیدا ہو جائے اور وہ وہاں سے فیضیاب ہو تو غالباً بعید نہیں کہ یہ کمال حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مناسبت سے حاصل ہوا ہوگا یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ ملا ہوگا ۔ (ت)

شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبوبیت بیان کرکے فرماتے ہیں :

ایں مرتبہ ازاں مراتب است کہ ہیچکس را از بشر نداده اند ، مگر بہ طفیل ایں محبوب برخے از اولیاء امت او را شمہ محبوبیت آں نصیب شدہ ومسجود خلائق ومحبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم وسلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما[2]

یہ وُہ مرتبہ ہے جو کسی انسان کو نصیب نہ ہوا ، ہاں حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے طفیل سے اس کا کچھ حصہ اولیائے امت تک پہنچا ، پھر یہ حضرات اس کی برکت سے مسجودِ خلائق اور محبوبِ قلوب ہوئے جیسے حضرت غوث الاعظم اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما ۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

مرزا مظہر جانجاناں اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں :

آنچہ در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ نوشتہ اند[3]

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قول کہ "میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" کی تاویل میں انھوں نے لکھا ہے (ت)

---

[1] ہمعات ہمعہ ۱۱ اکادیمیۃ الشاہ ولی اللہ حیدرآباد ص ۶۲

[2] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) سورۃ الم نشرح مسلم بکڈپو لال کنواں دہلی ص ۳۲۲

[3] کلمات طیبات فصل دوم در مکاتیب مرزا مظہر جانجاناں مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۹

انہی کے ملفوظات میں ہے :

التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقۂ علیہ ایشاں بسیار معلوم باشد با ہیچ کس از اہل این طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آں حضرت بحالش مبذول نیست [۱]

غوث الثقلین کی توجہ اپنے سلسلے سے وابستہ حضرات کی طرف بہت معلوم ہوتی ہے آپ کے سلسلے کے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہ ہوئی جو آپ کی توجہ سے محروم ہو۔ (ت)

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی سیف المسلول میں لکھتے ہیں :

فیوض و برکات کارخانۂ ولایت اول بر یک شخص نازل می شود و ازاں تقسیم شدہ بہر یک از اولیائے عصر می رسد و بہ ہیچ کس از اولیاء اللہ بے توسط او فیضے نمی رسد، ایں منصب عالی تا وقت ظہور سید الشرفاء حضرت غوث الثقلین محی الدین عبد القادر الجیلانی بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بودہ چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد ایں منصب مبارک بوے متعلق شد و تا ظہور محمد مہدی ایں منصب بروح مبارک حضرت غوث الثقلین متعلق باشد و لہذا آں حضرت قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ فرمودہ، و قول حضرت غوث الثقلین اخی و خلیلی کان موسٰی بن عمران نیز بر آں دلالت دارد [۲]

کارخانۂ ولایت کے فیوض پہلے ایک شخص پر نازل ہوتے، پھر اس سے منقسم ہو کر ہر زمانے کے اولیاء کو ملے اور کسی ولی کو ان کے توسط کے بغیر فیض نہ ملا، حضرت غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ظہور سے قبل یہ منصب عالی حسن عسکری علیہ السلام کی روح سے متعلق تھا، جب غوث الثقلین پیدا ہوئے تو یہ منصب آپ سے متعلق ہوا اور محمد مہدی کے ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح سے متعلق رہے گا، اس لئے آپ نے فرمایا میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، پھر غوث پاک کا یہ قول "میرے بھائی اور دوست موسٰی بن عمران تھے" بھی اس پر دلالت کرتا ہے (ت)

www.alahazratnetwork.org

یہ سب ایک طرف، خود امام الطائفہ میاں اسمٰعیل دہلوی صراط المستقیم میں اپنے پیر کا حال لکھتے ہیں :

"روحِ مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و

حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین

---

[۱] کلمات طیبات ملفوظات مرزا مظہر جانجاناں مطبع مجتبائی دہلی ص ۸۳

[۲] السیف المسلول لقاضی ثناء اللہ پانی پتی (مترجم اردو) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۵۲۷

جناب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشاں گردیدہ[1]

نقشبند کی ارواحِ مبارکہ ان کے حال پر متوجہ تھیں۔ (ت)

اسی میں ہے:

شخصیکہ در طریقہ قادریہ قصد بیعت مے کند البتہ او را در جناب حضرت غوث الاعظم اعتقادے عظیم بہم می رسد (الی قولہ) کہ خود را از زمرۂ غلامانِ آں جناب می شمارد اھ ملخصاً[2]

ایک شخص نے قادری طریقے میں بیعت کا ارادہ کیا یقیناً اس کو جناب حضرت غوث الثقلین میں بہت گہرا اعتقاد تھا (الیٰ قولہ) خود کو آنجناب کے غلاموں میں شمار کیا اھ ملخصاً۔ (ت)

اسی میں ہے:

اولیائے عظام مثل حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ بزرگ[3] الخ۔

اولیائے عظام جیسے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خواجہ بزرگ۔ (ت)

یہی امام الطائفہ اپنی تقریر ذبیحہ مندرج مجموعۂ زبدۃ النصائح میں لکھتے ہیں:

اگر شخصے بزے را خانہ پرورکند تا گوشت او خوب شود و او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخورانند، خللے نیست[4]۔

اگر کوئی شخص کوئی بکرا گھر میں پالے تاکہ اس کا گوشت اچھا ہو جائے اور اس کو ذبح کرکے پکاکر غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے، تو کوئی خلل نہیں۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

ایمان سے کہیو، "غوث الاعظم" کے یہی معنی ہوئے کہ "سب سے بڑے فریاد رس" یا کچھ اور۔ خدا کو ایک جان کر کہنا "غوث الثقلین" کا یہی ترجمہ ہوا کہ "جن و بشر کے فریاد رس" یا کچھ اور۔ پھر یہ کیسا کھلا شرک تمہارا امام اور اس کا سارا خاندان بول رہا ہے۔ قول کے سچے ہو تو ان سب کو ذرا جی کڑا کرکے مشرک بے ایمان کہہ دو، ورنہ شریعت کیا ان کی خانگی ساخت ہے کہ فقط باہر والوں کیلئے خاص ہے گھر والے سب اس سے مستثنیٰ ہیں۔

---

[1] صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات و معاملات الخ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۶

[2] " " تکملہ باب چہارم در بیان طریق الخ " " " ص ۱۴۷

[3] " " تکملہ در بیان سلوک ثانی راہ ولایت المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۳۴

[4] زبدۃ النصائح رسالہ نذور

افسوس اس امام کی تلون مزاجیوں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے، آپ ہی تو شرک کا قانون سکھائے جس کی بنا پر طائفہ کے نواب بھوپالی بہادر دبی زبان سے کہہ ہی گئے غوث اعظم یا غوث الثقلین کہنا شرک سے خالی نہیں، اور آپ ہی جب تلون کی لہر آئے تو اپنی موج میں آکر انھیں گھرے میں دھکا دے اور خود دور کھڑا قہقہے لگائے کہ انی بریٔ منك انی اخاف اللہ رب العالمین[1] (میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے) اب یہ بیچارے رویا کریں ؎

اپنا بیڑا کھے گئے اور ہوگئے ندیا پار
باندھ نہ میری تمام لی سو آن پڑی منجدھار

کون سنتا ہے الحق ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را بلائے صحبتِ لیلیٰ و فرقتِ لیلےٰ

(مجنوں کی جان کے لئے دوہرا دکھ اور عذاب ہے صحبتِ لیلیٰ کی مصیبت اور لیلیٰ کا فراق)

ضعف الطالب والمطلوب ○ لبئس المولیٰ ولبئس العشیر، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الحکیم، نعم المولیٰ ونعم النصیر، والحمد للہ رب العالمین، وقیل بعداً للقوم الظّلمین، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سید المرسلین غوث الدنیا وغیاث الدین سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، اٰمین!

طالب و مطلوب کمزور ہوئے، تو بُرا مددگار اور بُرا خاندان، ہمیں اللہ تعالےٰ کافی اور وہ اچھا وکیل ہے، نیکی کی طرف پھرنا اور قوت صرف اللہ تعالےٰ کی مدد سے ہے جو غالب حکمت والا ہے وہی اچھا مددگار اور اچھا آقا ہے، اور رب العالمین کے لئے تمام حمدیں، اور ظالم قوم کو کہا گیا تمھارے لئے بُعد ہے، وصلی اللہ تعالےٰ علی سید المرسلین غوث الدنیا وغیاث الدین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، آمین! (ت)

www.alahazratnetwork.org

الحمدُ للہ کہ یہ نہایت اجمالی جواب اور اتنے اجمال پر کافی ووافی موضح صواب چند جلسات میں ۱۶ شعبان المعظم روز مبارک جمعہ ۱۳۱۱ھ ہجریہ قدسیہ کو بوقتِ عصر تمام اور بلحاظِ تاریخ

---

[1] القرآن الکریم ۵۹/ ۱۶

برکات الامداد لاھل الاستمداد (۱۳۱۱ھ) نام ہوا۔ نفعنی اللہ بہ وبسائر تصانیفی والمسلمین فی الدارین بالنفع الاتم۔ وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد و اٰلہ وصحبہ وسلم. واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

تمت

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org